© rasailojaraid.com

شذرات

گزشتہ سے پیوستہ

سوانح حیات امام زفر

کلامی مباحث کی تنگیوں میں غوص کرنے سے عوام کو امام زفر کا منع فرمانا

ابن ابی حوام نے دولابی سے خبر کی محمد بن شجاع سے اس نے حسن بن زیاد سے کہا کہ میں نے سنا امام زفر بن ہذیل سے اور اس سے ایک شخص نے سوال کیا تھا امام زفر نے فرمایا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اس نے آپ سے پوچھا کہ کیا قرآن مخلوق ہے؟ تو امام زفر نے اس سے فرمایا اگر تجھے کسی ایسے مسئلے میں فکر مشغول رکھے جس میں میری امید ہے کہ اس کے جاننے سے اللہ مجھے نفع دے گا تو وہ تجھے اس سے دور رکھے۔ جس میں تم نے فکر کیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جس میں تو نے فکر کیا ہے وہ تجھے نقصان پہنچائے گا اللہ تجھے سلامت رکھے اس میں جس سے وہ تجھ سے راضی ہے۔ تو اپنے نفس کو اس تکلیف میں مت ڈال جس کا تجھے مکلف نہیں بنایا گیا۔

اسی سند سے حسن بن زیاد سے روایت ہے کہ اس حال میں کہ اسے بغداد والوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ کیا زفر قیاس کرتے تھے تو یہ سن کر امام حسن نے اس سے کہا کہ تیری قیاس سے کیا مراد ہے؟ یہ جاہلوں کا کلام ہے، وہ عالم تھے۔ تب اس شخص نے پھر پوچھا کہ کیا زفر کلام میں نظر کرتے تھے تو امام حسن نے اسے کہا کہ تو کتنا سخیف آدمی ہے ہمارے اصحاب کے متعلق تو کہتا ہے کہ وہ کلام میں نظر کرتے تھے۔ وہ تو علم اور فقہ کے گھرانے تھے۔ جس کو عقل نہیں ہے اس کے لئے یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے کلام میں نظر کی اور ہمارے آئمہ تو اللہ عز وجل کی حدود کو جانتے تھے خدا کی قسم جس کو تو کلام سمجھتا ہے اس میں وہ نظر اور بحث نہیں کرتے تھے۔ ان کے ہاں علم فقہ کے سوا کسی چیز کی اہمیت نہ تھی۔ اور وہ تو صرف اپنے اسلاف کی اقتدا کرتے تھے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کلام کا مقصد یہ ہے کہ وہ عوام کو علم کلام کے دقیق مسائل میں خوض کرنے سے روکتے تھے کیوں کہ اس میں یہ ڈر تھا کہ وہ لغزش کریں گے ورنہ وہ علم اصول دین کے آئمہ میں سے تھے لوگوں نے ان سے اس کے مسائل میں مجادلہ کیا تو آپ نے بھی ان سے مباحثہ فرمایا، اس کے لئے وہ شہادت موجود ہے جو شیخ جمال الدین لعلی احمد بن مسعود اصفہانی نے اپنی اسناد سے خالد بن زید عمری سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد، زفر اور حماد بن امام ابو حنیفہ ایسے لوگ تھے کہ علم کلام میں انھوں نے لوگوں سے مناظرہ کیا اور وہ علم کے آئمہ تھے۔ جس طرح فتاویٰ بزازیہ کے صاحب نے مناقب میں ذکر کیا ہے (۱-۳۸)

امام زفرؒ کا اپنے شیخ امام ابو حنیفہؒ کے علم کو بصرہ میں نشر کرنا

ابن ابی العوام نے طحاوی سے روایت کی اس نے ابو خازم قاضی سے اس نے کہا کہ میں نے سنا احمد بن عبدہ سے یہ کہتے تھے کہ یوسف بن خالد سمتی امام ابو حنیفہ سے بصرہ میں آیا تو وہ عثمان بتی کے پاس آتا تھا اور عثمان بصرہ کا رئیس اور فقیہ تھا۔ یوسف ان کے شاگردوں کو مسائل بتاتا تھا اور ان کو امام ابو حنیفہ کی ان سے مخالفت کا ذکر کرتا اس سے وہ اس کو مارتے اور امام ابو حنیفہ کو گالیاں دیتے، اسی طرح یہ معاملہ جاری رہا تاکہ امام زفر بن ہذیل بصرہ میں تشریف لائے اور وہ سیاست میں یوسف بن خالد سے بڑھے ہوئے تھے وہ بھی بتی کے پاس آتے اور ان کے مسائل کو سنتے جب امام زفر اس اصل پر وقوف پاتے جس پر مخالف اپنے فروع کی بنا رکھتے تھے اور جب بعض مسائل میں اصل کے ترک کرنے پر مطلع ہوتے تو بتی سے مطالبہ کرتے اس پر بتی کے تلامذہ بھی واقف اور شاہد ہوتے تھے اور امام زفر کو تحسین کہتے تو امام زفر ان سے فرماتے کہ اس باب میں اس اصل سے یہ بہتر ہے اور پھر اس کا ذکر فرماتے اور ان پر حجت قائم کرتے اور اس پر دلائل پیش کرتے اور بتی سے اس کی طرف رجوع کا مطالبہ کرتے اور اس کے تلامذہ کو اس پر شاہد کرتے پھر ان سے کہا کہ یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے کچھ دنوں کے بعد وہ حلقہ امام زفر کی طرف پھر گیا اور بتی اکیلا رہ گیا ۱۰۵۔ یہ واقعہ امام زفر کی بصرہ کی طرف رحلت کا زمانہ ہے اہل بصرہ کے امام عثمان بن مسلم بتی کی زندگی میں۔ رضی اللہ عنہ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیکن امام زفر کی بصرہ کی طرف رحلت تھی اور امام ابوحنیفہ کی وفات کے بعد اور بصرہ میں قرار پکڑنا اس سے متعلق صیمری نے ابوالحسن عباس بن احمد بن فضل ہاشمی سے اس نے احمد بن محمد مکی سے اس نے علی بن محمد نخعی سے اس نے ابوخازم قاضی سے اس نے بکر عمی سے اس نے ہلال بن یحییٰ سے کہا کہ یوسف بن خالد سمتی بصرہ سے کوفہ کی طرف رحلت کی اور امام ابوحنیفہ سے فقہ پڑھا پھر جب اس نے بصرہ کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو امام ابوحنیفہ نے اس سے فرمایا کہ جب تم بصرہ آجاؤ گے تو تمہارا قوم سے واسطہ پڑے گا جن کو پہلے سے ریاست حاصل ہے تو کسی ستون کے پاس بیٹھنے میں جلدی مت کرنا اور کوئی حلقہ مت بنانا پھر تم یہ کہو کہ ابوحنیفہ نے یہ کہا اور ابوحنیفہ نے یہ کہا کیونکہ اگر تم ایسا کروگے تو جلدی اٹھائے جاؤ گے اس نے کہا کہ یوسف نکلے اور اس کو ستون کے پاس بٹھایا پھر آیا اور کہا کہ ابوحنیفہ نے یہ کہا ہے تو لوگوں نے اس کو مسجد سے نکال دیا۔ تو پھر کسی نے ابوحنیفہ کا نام نہ لیا یہاں تک کہ امام زفر بصرہ میں آئے تو پھر وہ ان شیوخ کے پاس بیٹھتے تھے جن کو پہلے سے ریاست حاصل تھی تو ان کے اقوال سے لئے ایسی حجت پیش کرتے جو ان کے پاس بھی نہ ہوتی تھی اس کو وہ پسند کرتے پھر امام زفر فرماتے کہ یہاں دوسرا قول بھی ہے جو اس سے بہتر ہے پھر اس قول کو ذکر کرتے اور اس کی حجت بیان اور کسی کو معلوم نہ ہوتا کہ یہ امام ابوحنیفہ کا قول ہے جب وہ قول ان کے دلوں میں بیٹھ جاتا تو فرماتے یہ امام ابوحنیفہ کا قول ہے پھر وہ لوگ کہتے کہ یہ حسن قول ہے اور قائل کی پرواہ نہیں کرتے اسی طرح امام زفر کا ان سے برتاؤ رہا یہاں تک کہ ان کو امام ابوحنیفہ کے قول کی طرف سے آئے۔ رضی اللہ عنہ۔

© rasailojaraid.com